www.novelsclubb.com
راہوں میں ملے جو دل کو راہی
از سیدہ لائبہ شفیق

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہوں میں ملے جو دل کو راہی

از سیّدہ لائبہ شفیق

رات کے وقت بہت فسوں خیز سی خاموشی نے پورے بنگلے کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا ۔باقی سب تو آتے ہی اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے۔اور اسے ملازم اوپر پہنچا آئے تھے۔

اپریل کا مہینہ تھا اسلام آباد میں اس وقت گرمی کچھ زیادہ سخت نہیں تھی اور ایئر کنڈیشن ہونے کی وجہ سے گھر کے اندر تو بلکل بھی گرمی کا احساس نہیں تھا اصل آگ تو اس کے اپنے اندر لگ گئی تھی، وہ چھٹانک بھر کی لڑکی ساری دنیا کو اپنے اشاروں پر نچاتی تھی اور غم یہ تھا کے سب خوشی خوشی ناچتے بھی تھے۔

www.novelsclubb.com

اب اللّہ جانے کیا کہہ آئی تھی دادی سے کہ جو شادی عید کے بعد ہونی تھی وہ دادی نے آناً فاناً عین رمضان میں کروادی تھی۔

وائٹ کرتا شلوار پر گولڈن واسکوٹ پہنے ہاتھ پر بیش قیمت گھڑی جس کے ڈائل پر خوبصورتی سے اللّٰہ لکھا ہوا تھا باندھے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے سیاہ آنکھوں میں دنیا جہاں کی خفگی سمیٹے وہ جلے پاؤں کی بلی کی طرح سیڑھیوں کے نیچے منڈلا رہا تھا۔بس نہیں چل رہا تھا ہاتھ سے پکڑ کر کمرے سے نکال دے لیکن ہائے۔۔۔۔۔موسیٰ کا دس کی عمر والا غم, اندر کہیں یہ ڈر تھا کہ کہیں وہ موسیٰ کو بچپن کی طرح بیوقوف بنا دے گی۔لیکن پھر موسیٰ نے ہمّت کی۔

موسیٰ وہ تیری بیوی ہے وہ تجھ سے پہلے کی طرح بدتمیزی نہیں کر سکتی چل شاباش اوپر جا" ۔"کوئی دو سو دفع وہ خود کو اس ایک جملے سے تسلّی دے چکا تھا۔

خیر بڑی ہمّت جمع کر کے وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تھا۔ابھی اسنے دروازہ دھکیلا ہی تھا کہ کان کے پردے پھاڑ دینے والی آواز نے اسکا استقبال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور جو منظر سامنے نظر آ رہا تھا اس نے موسیٰ بدر کے بڑی مشکلوں سے اکھٹے کئے گئے حوصلوں کو ایک جھٹکے میں زمین بوس کیا تھا۔عروسی جوڑا بدل کر موسیٰ کے بلیک ٹراؤزر

اور شرٹ پہنے وہ ٹی وی کا والیم فل کر کے اس پر چائینیز ایکشن مووی لگائے کراٹے کے خطرناک سٹیپس کرتی ایک کے بعد ایک موسیٰ کے کمرے کی ہر چیز کو نشانہ بنا رہی تھی۔

موسیٰ بدر کا دل اپنی اس کچھ گھنٹوں کی بیوی کو دیکھ کر ہولا تھا۔

وہ سرعت سے اسے روکنے کے لئے آگے بڑھا تھا اور اسی وقت امیال محسن کا پاؤں گھوما تھا اور موسیٰ بدر کا جبڑا شہید ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔

"آہ۔۔۔یا میرے اللّہ۔۔یہ کیا کر دیا پاگل لڑکی کچھ عقل بھی ہے تم میں یا نہیں۔۔۔آہ میرے دانت۔۔۔" وہ بری طرح چیخا تھا وہ ذرا سمبھلا تو نظر سامنے کھڑی اپنی بیوی پر پڑی جو خطرناک تیوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

اور موسیٰ بدر کو لمحہ سے پہلے اپنی خطا کا احساس ہوا تھا۔

"آہ۔۔۔میرا مطلب تھا۔۔۔امیال بہت درد ہو رہا ہے پلیز ذرا اسٹڈی کے فریج سے آئس پیک لے آؤ۔" منتوں میں لہجہ شہد سے زیادہ شیریں بنایا تھا۔

اور امیال محسن اسے "گڈ فار یو" والی نظروں سے گھورتی اسٹڈی کی طرف بڑھ گئ تھی۔

www.novelsclubb.com

آہ موسیٰ برا اپھنسا تھا۔۔ موسیٰ بدر کو قسمت کی ستم ظریفی پر رونا آیا تھا۔۔۔تاریخ گواہ تھی موسیٰ کی زندگی میں ہر برے حادثے کے رونما ہونے کے پیچھے دادی کا قانون جتنا ہاتھ ہی پایا جاتا تھا۔۔۔جیسے بس موسیٰ کی گردن کی تلاش رہتی تھی۔

منہ پر ہوتی ٹھنڈک اور سوجے ہوئے جبڑے کو ملتا سکون اسے سوچوں کے بھنور سے باہر لایا تھا۔ نظر سامنے امیال

پر پڑی تھی۔

گولڈن کلر کی ڈبل لیئر فراک میں مہرون دوپٹہ بڑی سی گولڈ کی نتھ دونوں ہاتھوں میں ڈھیروں چوڑیاں بھرے کچھ دیر پہلے وہ دلہن لگ رہی تھی اور اب

موسیٰ نے گہرا سانس لیا اب اس دلہناپے کا نام ونشان تک کہیں نہیں تھا۔

لیکن موسیٰ بدر کو وہ کالی رات کی طرح ہی حسین لگی تھی اپنی سیاہ آنکھیں موسیٰ کی سیاہ آنکھوں میں گاڑھے ستوان ناک پھلائے عادتاً نچلے لب کو دانتوں سے دبائے چہرے پر بے نیازی سجائے قاتلانہ حسن کے ساتھ وہ اس کے منہ پر آئس پیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔

ممکن تھا کے وہ اپنی بیوی کے حسن کے آگے کلین بولڈ ہو جاتا۔ جب وہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

بس یہی یہ جو ٹھرکیوں والی عادت ہے نا آپکی اسی سے چڑ ہے مجھے۔۔کتنا منع کیا تھا دادی" کو لیکن نہیں میری قسمت ہی پھوٹی تھی۔"لیکن ناجی اس کی بیوی کے پاس ایک عدد زبان بھی تو تھی۔

میاں ٹھرکی۔۔۔آئی مین سیر یسلی۔"موسیٰ بدر اس لقب پر بری طرح تڑپا تھا1 سیریسلی" ۔

واٹ ایور۔"بے نیازی سے کہہ کر اسنے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔اسکا آئس پیک والا" ہاتھ ہٹاتا وہ خفا تاثرات کے ساتھ ڈریسر کی طرف بڑھ گیا تھا،دو منٹ بعد ہی بلیک فل سلیوز شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس باہر آیا تھا۔تاثرات ابھی بھی خفا خفا ہی تھے۔

امیال کندھے اچکا کر ڈریسنگ کی جانب بڑھنے لگی جب دھپ کی آواز پر گھبرا کر پلٹی تھی۔

خفا خفا سا موسیٰ بدر سر تک بلینکٹ تانے بیڈ پر پڑا تھا اور یہ دھپ کی آواز اسکے بیڈ پر گرنے سے آئی تھی۔امیال مسکراہٹ دبائے رخ پھیر گئی تھی۔

. . . .

ہر طرف چھائے سنناٹے میں اس وقت اس کے قدموں کی آواز تھی جو خاموش تسلسل میں رکاوٹ ڈال رہی تھی۔

اس نے جھنجھلاتے ہوئے کوئی پچاسویں دفع احد کا نمبر ڈائل کیا تھا۔پر وہ جانے کون سے کاموں میں مصروف تھا کہ ایک گھنٹے سے انتظار کرتی نئ نویلی اپنی منکوحہ تک کا خیال نہیں رہا تھا۔

آخر میں وہ تنگ آکر اپنی جگہ سے اٹھی کمرے کے دروازے سے چوروں کے سے انداز میں جھانک کر تسلّی کی کے کہیں کوئی باہر تو نہیں اس نے اپنا رخ احد کے کمرے کی طرف کیا آس پاس کے کمروں کے افراد دیر ہوئی سو چکے تھے صرف وہ ہی تھی جسے کم از کم آج کی رات احد سے ملے بنا نیند نہیں آنی تھی۔

احد کے کمرے کا لاک گھومایا تو وہ بنا کسی رکاوٹ کے گھوم گیا۔

اپنی کامیابی پر وہیں کھڑے کھڑے بھنگڑا ڈالا اور دبے پاؤں اس کے کمرے میں داخل ہو کر متلاشی نگاہیں کمرے میں دوڑائیں پہلے تو وہ کہیں نظر نہ آیا۔پھر بھی ہمت نہیں ہاری آگے بڑھی اور آگے بڑھی اور یہ دھڑام کی آواز کے ساتھ میرال بدر زمین پر اوندھے

www.novelsclubb.com

پڑے احد محسن کے پیروں سے ٹکرا کر احد پر گری تھی اور احد جو خواب میں میرال کو خود سے یعنی کہ احد محسن سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا دیکھ رہا تھا بری طرح چیخا تھا۔

آ۔آ۔آ۔آامی بھوت امی امی بھوت۔" وہ دو دماغ سے پیدل لوگ ایک ہی جیسے لفظ " استعمال کر کے یوں چیخ رہے تھے جیسے لڑکپن کا پہلا خواب پورا ہوا ہو اور مارے تعجب کے یقین نہ آرہا ہو۔

سب سے پہلے ہوش احد کو ہی آیا تھا اور وہ دیدے پھاڑے میرال کو کانوں پر ہاتھ رکھے چیختا دیکھنے لگا جب ایکدم ہوش آنے پر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش کروایا تھا۔

بڑی بڑی ہرنی جیسی آنکھوں میں خوف سموئے وہ احد کو دیکھ کر معاملہ ہضم کرنے کو شش کر رہی تھی جب کسی نے احد کے کمرے کا دروازہ دھڑ دھڑایا تھا۔وہ دونوں جہاں تھے وہی چپک کر رہ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

. . . .

یعنی پوری دنیا میں موسیٰ بدر کے لئے امیال محسن ہی رہ گئی تھی کیسی گزرے گی اس کے ساتھ ساری زندگی۔اللہ سمجھے دادی کو۔۔۔امیال نے تو اب ساری زندگی اسکے ڈر کا فائدہ

اٹھانا ہے۔۔۔۔ارے ہاں بھئی ڈر موسیٰ بدر کو کرّاٹوں سے ڈر لگتا تھا اور یہ ڈر بھی امیال کا ہی تحفہ تھا۔۔۔۔۔وقتاً فوقتاً موسیٰ کے اس ڈر کا امیال بخوبی فائدہ بھی اٹھاتی تھی۔

بچپن سے اب تک وہ اتنی بار امیال کی زیادتیوں کا شکار ہوا تھا کہ اس کے بیوی بن جانے پر دل خون کے آنسو رو رہا تھا اور دل تو جو رو رہا تھا وہ الگ پر اپنے ارمانوں کے خون پر موسیٰ کا دل باقاعدہ فرش پر بیٹھ کر پاؤں مار مار کر رونے کو کیا تھا لیکن اگر امیال محسن موسیٰ کے دل کی آہ و بقا سن لیتی تو موسیٰ کو اپنا ہارٹ ٹرانسپلانٹ کروانا پڑتا کیونکہ اس دل کو تو وہ کہیں کا نہ چھوڑتی امیال کی رول بک کا پہلا رول تھا جس جگہ امیال نہیں رہ سکتی اس جگہ کو ہی نہیں رہنا چاہئے اپنے خیال پر خود ہی جھرجھری لی۔

موسیٰ "ابھی وہ کچھ دیر تک اس حادثے پر غم منانا جاری رکھتا جب امیال کی مدھر آواز" کانوں میں پڑی۔

www.novelsclubb.com

پورا ددھیال جانتا تھا جب بھی امیال کا لہجہ شہد سے زیادہ شیریں ہوتا تھا کام وہ کریلے جتنا کڑوا بتاتی تھی۔

آل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو" کا ورد کرتے اسنے چہرہ پر سے ذرا سا بلینکٹ ہٹایا یوں کے "
اس کا آدھا چہرہ اب امیال کی نظروں کے سامنے تھا، سوالیہ تاثرات لئے اس کی جانب
دیکھا۔

ایکچیولی موسیٰ آپ پلیز لیفٹ سائیڈ پر چلے جائیں "پلکیں اٹھاتی گراتی پھر اٹھا کر پھر گراتی"
وہ اتنی معصوم لگی تھی کہ موسیٰ کا دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا۔

لیکن اس کا مطالبہ جبکہ وہ جانتی بھی تھی کہ موسیٰ کو رایٹ سائیڈ پر سونے کی عادت
تھی، ابھی موسیٰ بدر نے منع کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ وہ ایک بار پھر بول پڑی۔

وہ اصل میں۔۔۔ میں نا اگر لیفٹ سائیڈ پر سو جاؤں تو مجھے برے خواب آتے ہیں اور میں "
نیند میں کراٹے کرنے لگتی ہوں، ڈر کی وجہ سے ہاتھ پاؤں چلانے لگتی ہوں اور جو بندہ
رایٹ سائیڈ پر سویا ہوتا ہے نہ وہ میری لاتوں کی وجہ سے نیچے گر جاتا ہے "معصومیت سے
انگلیاں مروڑتی، آنکھیں پٹپٹا کر کہتی وہ موسیٰ بدر کو زہر لگی تھی۔

تصور میں خود کو بیڈ سے نیچے گرا دیکھ کر پھولے ہوئے منہ کو مزید پھلاتے وو دھپ دھپ کرتا لیفٹ سائیڈ پر سرک گیا تھا ساتھ ہی دو منٹ پہلے دو سو کی سپیڈ سے دھڑکتے دل پر دو لاکھ دفع لعنت بھیجنا نہیں بھولا تھا۔

لیٹنے کے بعد وہ آرام سے موسیٰ کے بلینکٹ کو اوڑھے اسی کی طرف رخ کر گئ تھی۔

کوئی اور لڑکی ہوتی تو موسیٰ بدر کی اس قدر قربت پر ایک بار ضرور گھبراتی پر وہ امیال موحسن تھی جس کے بارے میں دادی اکثر بڑے فخر سے کہتی تھیں کہ امیال تو بلکل فضیلت کی جوانی ہے اور یہ جملہ سن کر اس کو ہمیشہ دادا جی پر رحم آتا تھا اب اسے بیچارے کو کیا پتا تھا کہ فیوچر میں اسکے پوتا پوتی بھی اس پر یونہی رحم کھانے والے ہیں۔

لفظ "پوتا پوتی" پر میٹھی میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی۔ پھر خیال آیا کہ تب تک اپنا کیا حال ہو گا نظر ایک بار پھر امیال پر پڑی جس نے بڑی جاندار مسکراہٹ موسیٰ کی جانب اچھالی تھی۔ اس کو اپنے اس قدر قریب مسکراتے دیکھ کر وہ نہ سہی پر موسیٰ ضرور گڑبڑا گیا تھا۔

استغفر اللہ "اپنی گڑبڑاہٹ پر چار حروف بھیجتا وہ رخ پھیر گیا تھا۔"

پیچھے امیال نے اپنے مصوم شوہر کی گڑ بڑاہٹ پر بے ساختہ امڈتے قہقہ کو منہ پر تکیہ رکھ کر دبایا تھا۔

ابھی سکون سے اپنی اپنی سوچوں میں گم لیٹے کچھ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایک دم کسی کے چیخنے کی آواز آئی تھی وہ دونوں ایک ساتھ ہڑ بڑا کر اٹھے اور ایک دوسرے پر نگاہ ڈالتے باہر بھاگے تھے۔

. . . .

کچھ کر واحد دادی کو پتا لگ گیا نا میں یہاں ہوں تو تم نکاح کے چند گھنٹے بعد ہی بیوہ ہو جاؤ گے" وہ احد کا بازو مستقل ہلا رہی تھی احد جو کوئی بہانا سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔لفظ بیوہ پر صدمے بھری نگاہ سے میرال کو گھورنے لگا تھا۔

باہر وہ لوگ دروازہ بجا رہے تھے اور اندر میرال نے احد کے دماغ کی بجادی تھی۔

احد تم ٹھیک تو ہو؟ تمھارے کمرے سے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں کچھ ہوا تو نہیں نا" ؟؟"موسیٰ کی پریشان سی آواز سنائی دی تو احد نے منہ بنایا دونوں بھائی بہن پاگل کر دیتے تھے۔

بتادوں موسیٰ کو اسکی بہن رات کے ڈیڑھ بجے میرے کمرے میں مجھے فرشی سلام پیش کرنے آئی تھی "میرال کے ایک بار پھر بازو ہلانے پر وہ جل کر بولا۔اور میرال بدر نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرہ پر سجالی۔۔۔ہاں ہاں وہ تو جیسے اپنی بیوی کو جانتا ہی نہیں تھانا۔

" احد پتّر تو ٹھیک تے ہے نا؟؟"دادی کا فکر مند سالہجہ سنائی دیا اور ساتھ ہی احد کو بہانا سوجھ گیا تھا۔

"جی دادی میں ٹھیک ہوں اصل میں میں نے براخواب دیکھ لیا تھا اور خواب میں چڑیل دیکھ لی تھی "چڑیل بولتے وقت میرال کی طرف اشارہ کیا جس نے رخ پھیر کر ناراضگی کا اعلان کیا تھا۔

"اور پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں نے کمرے میں چھپکلّی دیکھ لی اس لئے میں زیادہ گھبرا گیا تھا "مزے سے بولتا وہ میرال کو آگ لگا گیا تھا۔

اور پھر جب میرال کا دماغ گھومتا تھا نا تو وہ احد کے بقول ڈائن بن جاتی تھی اور ابھی بھی اس نے اسی چیز کا ثبوت دیتے احد کو نشانہ بنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اہ آہ کیا کر رہی ہو بیوقوف لڑکی" وہ بلبلایا کیونکہ میرال دی گریٹ نے اس کے ہاتھ پر" دانت گاڑ دیے تھے۔

اب کیا ہو گیا احد؟؟" موسیٰ اور امیال جو جانے لگے تھے اسکی کراہ سنکر رک گ ئے " تھے۔

کچھ نہیں ہوا امیال بس یہاں نا عجیب سے مچھر آگ ئے ہیں" ایک بار پھر میرال کی ہٹائی" تھی اور اب کی بار اس سے پہلے میرال اسکو کوئی سزا دیتی اسنے میرال کے بالوں کو ہاتھ میں پکڑ لیا تھا ذرا جو میرال آگے بڑھتی وہ ہلکے سے بال کھینچ کر اسکو ڈراتا اور میرال بدر واقعتاً ڈر جاتی اور یوں میرال کو ڈراتے ڈراتے احد اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر بیٹھا تھا جس پر اپنی جان بچانے کے لئے احد کو یہ زمین چھوٹی لگنی لگی تھی

وہ معصوم غلطی سے بلکل غلطی سے میرال کے بالوں کو واقع تیز سے کھینچ بیٹھا تھا۔

اب اللہ ہی حافظ تھا احد محسن کا تو۔۔

. . . .

www.novelsclubb.com

الارم کی آواز پر موسیٰ نے کروٹ بدل کر مندی مندی آنکھیں کھول کر نظر ٹائم پیس پر ڈالی جہاں گھڑی تین کا ہندسہ عبور کر گئی تھی آنکھیں مسلتا وہ اٹھ بیٹھا، نظر برابر میں سوئی امیال پر پڑی جو الارم کی آواز پر کسمساتی دنیا و مافیا سے بے خبر ٹیڈی پکڑ کر سوتی بلکل کوئی معصوم بچی لگی تھی۔

اسکی پیشانی پر گرتی بالوں کی لٹ دیکھ کر دل میں استحقاق جاگا تھا، کہیں اندر سے آواز آئی تھی کہ وہ تیری بیوی ہے موسیٰ اور موسیٰ بدر نے دل کی بات مانتے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرہ پر آئی لٹ پیچھے کی تھی۔

اپنے چہرہ پر موسیٰ کے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے وہ پھر سے ایک بار کسمسائی تھی۔

امیال اٹھ جاؤ سحری کا وقت ھو گیا ہے۔ جھک کر اس کے بالوں میں ہاتھ چلا کر اسے" اٹھاتے ایک منٹ کو موسیٰ واقعی بھول گیا تھا کہ امیال بچپن سے کتنی زیادتیاں اس کے ساتھ کرتی آئی تھی۔

لیکن امیال کو بھولی چیزیں یاد کروانے میں عبور حاصل تھا جس وقت موسیٰ نے جھک کر امیال کا کندھا ہلایا ٹھیک اسی وقت امیال کا ہاتھ گھوما اور یہ موسیٰ بدر کے چہرہ پر تڑاخ کی آواز کے ساتھ تھپڑ لگ گیا تھا۔

تھپڑ کی آواز پر جہاں امیال کی نیند ہوا ہوئی تھی وہیں اپنے گال پر ہاتھ رکھے موسیٰ نے بے یقینی سے امیال کو دیکھا تھا۔

موسیٰ۔۔آئی۔یم۔سو۔سوری۔۔۔موسیٰ ٹرسٹ می نیند میں ہو گیا۔۔۔سوری " ۔۔۔" چہرہ پر ڈھیروں شرمندگی سجائے اس نے موسیٰ سے کہا تھا۔

اٹس اوکے ویسے بھی ہمیشہ اوکے ہی ہوتا ہے" چہرہ پر ابھرتا شکوہ چھپاتے وہ بہت بڑی" بات کر گیا تھا۔

ڈریسر کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر امیال نے اپنی نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔کمرہ خالی پڑا تھا وہ خفا ہو چکا تھا امیال جان گئی تھی۔

بس یہی غلط فہمیاں تھیں جنہوں نے موسیٰ اور اس کے درمیان دیوار کھڑی کر دی تھی لیکن کوئی بات نہیں اس بار وہ موسیٰ کو خفا ہو کر کہیں دور نہیں جانے دے گی۔

موسیٰ بدر اگر تمہیں اپنی محبت کا احساس نہ دلایا نا تو میرا نام بھی امیال موسیٰ بدر نہیں""

ایک عزم سے بولتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی شوہر کا بگڑا موڈ بھی تو درست کرنا تھا نا۔

. . . .

وہ سب سحری کے لئے ڈائیننگ ہال میں آ چکے تھے اب بس دادی کا انتظار ہو رہا تھا،

میرال اور احد بچوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے رکھی چیزیں اٹھا اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے دیکھنے والوں کو ٹام اینڈ جیری کی سی فیلنگ دے رہے تھے۔

امیال اور موسیٰ خلاف توقع خاموش بیٹھے تھے جب فضیلت بیگم اپنی سفید ساڑھی کا پلو سنبھالتی نظر کے چشمے کو نفاست سے آنکھوں پر سجائے (پرنسپل والا لک دیتی) سیڑھیاں اترتی دکھائی دیں تھیں۔

سب فوراً اپنی اپنی جگہوں پر سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔دادی کے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہی سب نے ایک ہی کورس میں اسکول کی اسمبلی پڑھنے والے انداز میں سلام کیا تھا اور اس کے بعد خاموشی سے سحری شروع کر دی تھی۔جب دادی کی نظر اپنے لاڈلے پر پڑی تھی جو جانے کن سوچوں میں گم تھے۔

"سارنگے ارے او سارنگے پتر تو کچھ کھا کیوں نہیں رہا" فکر مندی سے سارنگ بدر کو ہمیشہ کی طرح سارنگے کہتی دادی نے موسیٰ کے جذبات کو پھر سے چھیڑا تھا۔

"دادی پلیز آپ صرف بدر بھی تو کہہ سکتی ہیں نا" وہ تڑپ کر بولا تھا۔

"چل اوئے کھوتے بیٹا میرا، نام ہیں نے رکھا، تجھے کیوں ہر واری آگ لگ جاتی ہے" اور دادی نے تو ہمیشہ کی طرح موسیٰ کو کھوتا بولا تھا پر موسیٰ شادی کے بعد پہلی بار بیوی کے سامنے عزت افزائی ہونے پر کھولا تھا۔

"دادی پلیز۔۔۔۔" ابھی وہ بیچارہ کچھ کہہ بھی نہیں پایا تھا جب دادی نے ایک بار پھر اسکی بولتی بند کروادی تھی۔

"سارنگے میں بتا رہی ہوں تجھے اس کا نام تو رکھ لیا تو نے پر اس کھوتے کے بچے کا نام "فضیلت" ہی رکھے گی تو دیکھنا کتنا سوہنا ہو گا میرا پڑپوتا اور سب سے بڑھ کر ڈیسیپلن والا اسکے باپ میں تو ذرا کوئی ڈیسیپلن نہیں ہے"" اور اسی کے ساتھ دادی کا روزنامچہ ڈیسیپلن شروع ہو چکا تھا۔

امیال اور موسیٰ بچے کے ذکر پر جز جز ہو گ ئے تھے۔ کن انکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے نگاہیں چرائی تھیں صد شکر تھا کہ دادی نے خود ہی مدعہ بدل دیا تھا۔

دادی کی کہانی بھی بڑی لمبی تھی اور بہت ہی زیادہ حیرت انگیز بھی۔

موسیٰ کو داداجی پر ہمیشہ بہت رحم آتا تھا کہاں بیچارے دنیا میں نام بنانے نکلے تھے اور کہاں مرتے دم تک ڈسیپلن ہی بناتے رہ گ ئے۔

دادی اور دادا کی ملاقات ایک اسکول میں ہوئی تھی ارے نہیں بھئی وہ کلاس فیلوز نہیں تھے وہ اصل میں داداجی فزکس کے ٹیچر۔۔۔ارے نہیں بھئی وہ فزکس کے ٹیچر بھی نہیں تھے۔۔۔وہ وہاں فزکس کے ٹیچر حیدر بخت کے بھانجے اور مارشل آرٹ ٹرینر تھے ایک دنیا تھی جو کوثر حبیب سے ڈرتی تھی اور اُسی دنیا نے کوثر حبیب کو فضیلت جہاں کی ڈسیپلن کی چھڑی سے پیٹتے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

دادی اس اسکول میں ڈسیپلن انچارج تھیں بچوں کو ڈسیپلن سکھاتے سکھاتے دادی خود بھی ڈسیپلن کا جوالا مکھی بن گئیں تھیں۔ لیکن خیر اب دادی کے ساتھ بھی تو دھوکہ ہی ہوا تھا ناسوچوں میں گم موسیٰ نے تصیح کی تھی داداجی کی ڈسیپلن فولو کرنے والی عادت پر

فدا ہونے والی فضیلت جہاں کو گھونگھٹ اٹھ جانے کے بعد پتا چلا تھا کہ دادا جی کو ڈسیپلن سے کوئی خاص قسم کی چڑ تھی پر وہ کہتے ہیں ناں اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیا چگ گئی کھیت پھر ساری زندگی دادی نے دادا جی کو ڈنڈوں سے ڈسیپلن سکھایا تھا۔

دادی کی زندگی کا دوسرا بلنڈر موسیٰ بدر کی پیدائش تھی۔

سوچوں کے تسلسل میں بھی موسیٰ بدر منہ بنانا نہیں بھولا تھا۔

ہوا در اصل یہ تھا کہ کوثر حبیب اور فضیلت جہاں کے بڑے بیٹے سارنگ بدر پڑھائی کے سلسلے میں فرانس میں مقیم تھے اور چھوٹے بیٹے محسن انکے ساتھ اسلام باد میں رہتے تھے ۔فضیلت جہاں کا ڈسیپلن والا بھوت سارنگ بدر کے اندر آیا تھا اور اس لئے سارنگ بدر فضیلت کے پسندیدہ لوگوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر آتے تھے۔ لیکن اپنی زندگی میں انھوں نے صرف ایک خطا کی تھی اور وہ خطا موسیٰ بدر کو دنیا میں لانے کا سبب بنی تھی۔ پڑھائی ختم کر کے جب سارنگ پاکستان واپس آئے تو سرپرائز کے طور پر موسیٰ بدر کو ساتھ لائے تھے اور اس دن سے بدر کا فضیلت جہاں کے گھر بائیکاٹ تھا لیکن پھر بدر کی بیوی (بقول دادی کے)فرنگن نے دھوکہ دے دیا تھا اور بدر دس سالہ موسیٰ اور تین سالہ میرال

کے ساتھ واپس فضیلت کے چڑیا گھر آگ ئے تھے جہاں اب محسن کے جڑوان بچوں امیال اور احد کا اضافہ ہو چکا تھا۔

اور بس یہیں سے ہوئی تھی شروعات موسیٰ بدر اور امیال محسن کی کہانی کی۔

. . . .

الارم کی پہلی بیل پر ہی گھوڑے گدھے بیچ کر سونے والی امیال محسن حادثاتی طور پر اٹھ بیٹھی تھی اٹھتے ساتھ ہی نظر برابر میں سوئے موسیٰ پر پڑی پہلی فرصت میں ہاتھ بڑھا کر اسکا الارم آف کیا تھا اور کروٹ لے کر فرصت بھری نگاہ سے اسکو دیکھا تھا۔

"آئے بڑے ویسے تو بہت ایتھکس والے بنتے ہیں اور یہاں نئی نویلی دلہن کو گھر چھوڑ کر آفس جاتے نہیں ہوتے انکے جذبات مجروح۔۔۔ ہنہ" موسیٰ کو دل ہی دل میں لتاڑتی وہ مزے سے اسکے بازو پر سر رکھ کر لیٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

ساری تلخیاں ایک طرف پر ایک حقیقت یہ بھی تھی کہ امیال محسن کو عشق تھا موسیٰ بدر سے اب سے نہیں تب سے جب سے وہ اس لفظ کے معنی بھی نہیں سمجھتی تھی۔

امیال محسن کے لئے الفت، محبت، عشق،مان، بھروسہ،وفا،زندگی ہر ایک لفظ کا مطلب موسیٰ بدر تھا۔تو کیا ہوا جو وہ بدگمان تھا پر موسیٰ کی سب سے اچھی عادت تھی وہ معاف کر دیا کرتا تھا، ناراضگی کے جذبے سے واقف نہیں تھا وہ،موسیٰ بدر تو سراپا محبت تھا اور امیال محسن کو بس اسکی محبت کا ذائقہ چکھنا تھا۔

سکون سے موسیٰ کے بازو پر سر رکھے اس نے آنکھیں موندیں تھیں۔

بہت سارے خوابوں میں سے ایک خواب تھا یہ "

" آنکھ کھلے تو ہاتھ اس کے مقام دل پر ہو۔

. . . .

موسیٰ کی آنکھ اپنے ہاتھ پر کچھ وزنی محسوس کر کے کھلی تھی۔مندی مندی آنکھوں کو کھولے بمشکل نظریں بازو تک گھومائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جب نظر اپنے ہاتھ پر سر رکھے سوئے امیال پر پڑی تو حیرانی سے متاثر کن تاثرات کے ساتھ اسے دیکھا تھا جو مزے سے موسیٰ کے بازو پر سر رکھے ایک ہاتھ رخسار کے نیچے

دبائے،دوسرا ہاتھ موسیٰ کے دل کے مقام پر رکھے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔

موسیٰ نے سراہنے والے انداز میں بھویئں اچکائی تھیں۔

ایسے دھونس سے سوئی ہوئی تھی مانو اسکا بازو جہیز میں لائی تھی۔جہیز سے اسکو یحیٰ یاد آیا تھا جس کا حال نوال کا "جہیز والا ریڈیو سٹیشن "سن سن کر بے حال ہو چکا تھا۔دل ہی دل میں سو دفع جہیز نہ لینے پر خود کو شاباشی دی تھی۔

ویسے بھی جہیز کو اسلام میں لعنت قرار دیا گیا ہے اور جس زندگی کا آغاز ہی لعنت سے ہو (وہ بھلا کبھی خوش گوار کیسے ہو سکتی ہے۔)

موسیٰ نے وال کلاک پر ایک نظر ڈال کر احتیاط سے امیال کو اپنے بازو سے نیچے تکئے پر منتقل کرنے کی کوشش کی تھی پر وہ اس کی کوشش کو ناکام بناتی مزے سے دوبارہ سر اسکے بازو پر رکھ گئی تھی۔

منہ بناتے ہوئے ایک بار پھر کوشش کی تھی اس بار امیال نے موسیٰ کا واحد فارغ ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پر رکھ دیا تھا۔اب موسیٰ دونوں جانب سے قید ہوا تھا تھک کر اسنے ہار مانی اور

اسکی پیشانی سے سر ٹکا کر سونے لیٹ گیا تھا۔۔۔ویسے بھی آفس کی ٹایمنگ نکل چکی تھی اور اب تو سارے گھر والے جاگ چکے ہونگے ،ایسے میں اس کو آفس جانے کون دیتا تو اس نے کرنا ہی کیا تھا جاگ کر۔

. . . .

"احد پلیز یار اتنی لمبی ناراضگی کون رکھتا ہے یار میں کب سے منا رہی ہوں تمہیں پلیز احد مان جاؤنا۔۔۔۔۔پیارے احد ،اچھے احد پلیز۔۔۔۔"وہ مستقل کب سے احد کو منا رہی تھی لیکن احد تو جیسے ٹھان کر لیتا تھا کہ بات نہیں سنے گا بلکل بھی۔

احد "لہجہ کو میٹھا کیا تھا۔پر نو رسپونڈ۔ "

پیارے احد "ایکی بار اور حلاوت سے کہا گیا تھا۔احد نے مسکراہٹ چھپائی۔پر رسپونس" اب بھی زیرو۔

www.novelsclubb.com

کل ہمارا نکاح ہوا احد کیا ہم ایک فریش سٹارٹ نہیں لے سکتے۔۔۔۔۔۔"وہ اسکے" مستقل اگنور کرنے پر روہانسی ہوئی تھی۔

ڈبڈبائی آنکھوں سے احد کو دیکھتی وہ بقاعدہ رونے والی ہو گئی تھی۔

احد تم بہت غلط کرتے ہو" وہ آنسو پیتی بمشکل کہہ رہی تھی۔جب بلآخر احد نے اپنا چپ کا روزہ توڑ دیا تھا۔

کیوں میرال بی بی بڑی جلدی نہیں تھک گئیں آپ اگر آپکو یاد ہو تو یہ بندہ ناچیز چار سال آپکے پیچھے بھاگا ہے،تب تو نہیں آپکو خیال آیا کہ میرال بدر تم غلط کر رہی ہو" بھگو کر جوتا مارا تھا۔

ہاں تو احساس ہو گیا نا غلطی کا تبھی خود سامنے سے جا کر سب کو نکاح کے لئے بولا تھا" ۔۔اب بتاو بھلا بولتی ہے کوئی لڑکی اس طرح خود سے منہ پھاڑ کر اپنے نکاح کے بارے میں "۔میرال نے اپنا کارنامہ گنوانا ضروری سمجھا تھا۔احد کو خاموش دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے بولی تھی۔

احد اب تم کیا بدلہ لو گے مجھ سے "لہجہ اتنا میٹھا تھا مانو شہد میں ڈبو کر نکالا ہو۔اسکی بات پر" احد نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ہیلو میرال بدر آئی ایم احد موحسن"۔وہ مسکرا کر بولا تو میرال نے حیران نظروں سے" اسے دیکھا۔

مجھے کیوں بتا رہے ہو جیسے میں تو جانتی ہی نہیں" وہ حیران سی ہو کر بولی۔"

اسلئے بتا رہا ہوں کیوں کہ تم شاید مجھے سالار سکندر سمجھ بیٹھی ہو کہ امامہ بولے گی"اب میں سوری کیا کروں تمسے اور وہ فٹ سے بولتا ہے نہیں"تو مس میرال بدر ریمیمبر ون تھنگ۔۔۔بدلہ تو میں لونگا۔۔۔ہنہ ای بڑی"مزے سے بولتا وہ اسے آگ لگا گیا تھا منہ کھول کر اسکی بات سنتی میرال تن فن کرتی احد پر لعنت بھیج کر وہاں سے نکلی تھی۔

اسکے باہر جاتے ہی احد نے کب سے روکی ہوئی ہنسی کو آزاد کیا تھا۔

میرال کو ستانے کا بھی الگ ہی سرور تھا۔جس سے احد اکثر مستفید ہوتا رہتا تھا۔

. . . .

دوسری دفع اسکی آنکھ کھلی تو گھڑی گیارہ کا ہندسہ پار کر چکی تھی۔ابکی بار بازو میں درد محسوس ہوا تھا امیال محترمہ اب بھی سوئی پڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

امیال اٹھ جاؤ یار گیارہ بج گ ئے ہیں"۔وہ اس کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگا پر امیال" اپنے نام کی ایک ہی پیس تھی دنیا میں وہ مزے سے موسیٰ کو کھینچ کر لٹاتی تھپکنے لگ گئی تھی ۔جتنی بار وہ اسے تھپکتی اتنی بار اس کا ہاتھ موسیٰ کے گال کے بجائے اسکی آنکھ پر پڑتا اور وہ

جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنے والا ہوتا تھا ایک دم ٹھہر جاتا تھا۔آخر اسنے تنگ آکر امیال کا ہاتھ پکڑ کر دبایا تھا اور بد قسمتی سے ذرا زور سے دبادیا تھا اب جو امیال چیخ مار کر اٹھ بیٹھی تھی اور منہ کھولے اس دہشتگرد کی تلاش میں تھی جس نے اسکے ننھے معصوم سے ہاتھ کو دبایا تھا۔اسکے تیور دیکھ کر موسیٰ نے وہاں سے بھاگ جانے کی کوشش کی تھی لیکن موسیٰ کے لک کے دغا کے بارے میں پورا زمانہ جانتا تھا کہ آج تک جتنی بار امیال سے بچاؤ کا وقت آیا ہے شکست ہمیشہ موسیٰ کا ہی مقدر بنی ہے۔

اور سب معمول موسیٰ کی گردن امیال کے ہاتھ میں آچکی تھی۔

آپ مجھسے کل کے تھپڑ کا بدلہ لے رہے تھے نا"مشکوک انداز میں پوچھتی وہ پکی" تھانیدارنی لگ رہی تھی۔

استغفراللہ تمہیں ہمیشہ ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہارا دشمن ہوں"وہ ہاتھ پر ہاتھ جمائے" ایسا بیٹھا تھا جیسے بہت لمبی تفصیلی بات ہو گی اس کے انداز پر امیال گڑبڑائی دل تو کیا بولدے میرے نا سہی پر میری محبت کے دشمن تو ہیں نا پر بولی وہ بلکل الٹ ہی تھی۔

کیوں کہ بچپن سے آپ دشمن ہی بنے وے ہیں ایک بار کیا یہ ں نے مذاق کر لیا موسیٰ آپ " کو تو وہ ایک غم ہی نہیں بھولتا۔۔۔۔۔" دھپ سے موسیٰ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

ایک منٹ ایک منٹ تصیح کر لیجیے وہ مذاق نہیں تھا میرا بلڈ پریشر شوٹ ہو سکتا تھا" موسیٰ " تو بھیٔ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپا تھا۔

ارے جای ئے دس سال کے بچے کا کون سا بلڈ پریشر ہوتا ہے ہاں " وہ دونوں آستینیں " چڑھائے میدان میں کودے تھے۔

اچھا بلڈ پریشر نہیں ہوتا لیکن زبان ضرور ہوتی ہے جو الحمداللہ میری بیوی کے پاس تو " بہت لمبی ہے اور آج سے نہیں بچپن سے ہے " آج تو موسیٰ نے طہ کر لیا تھا یہ ایک طعنہ نہیں سنے گا وہ۔ دل سے آواز آئ تھی موسیٰ اگر تو آج دب گیا تو ساری زندگی یہ تجھے دبائے گی۔

www.novelsclubb.com

زبان ہی سے تو چڑ ہے آپکو اب کیا اس زبان کو منہ میں رکھ کر زنگ لگا دوں اصل میں " پہلی بار اسی زبان سے بیوقوف بنے تھے نا آپ اسی لئے یہ غم نہیں بھولتا اپکو "۔ طاق کر وار کیا تھا جو سیدھے نشانے پر لگا تھا۔

مذاق کونسا مذاق امیال بی بی وہ مذاق نہیں تھا دھوکہ تھا" بولنے کے ساتھ ہی فلیش بیک " میں وہ منظر دہرایا تھا۔

. . . .

آج گھر میں امیال اور احد کی ففتھ برتھڈے سیلیبریشن تھی دس سالوں میں پہلی بار گھر میں سہی کی رونق لگی تھی کیوں کہ کچھ دن پہلے ہی بدر موسیٰ اور میرال کو لے کر ہمیشہ کے لئے پاکستان لوٹے تھے۔

میرال گھر میں سب کی لاڈلی تھی کیوں کہ وہ سب سے چھوٹی تھی۔ لیکن موسیٰ سے ڈسیلپن دادی کو کوئی خاص پرخاش تھی اس لئے کیک کٹ ہونے کے بعد وہ ایک کمرے میں تنہا آکر بیٹھ گیا تھا اور تب وہاں انٹری ہوئی تھی چھوٹے پیکٹ بڑے دھماکے کی ہاں ہاں آپ سہی سمجھے ہیں ہماری پیاری امیال کی انٹری ہوئی تھی وہاں

اور اس سے یوں اداس سا موسیٰ دیکھا نہیں گیا تھا اور تب موسیٰ کا دھیان بٹانے کے لئے جو امیال نے کیا تھا اسنے سہی دھیان بٹایا تھا موسیٰ کا۔

آپ یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہیں"موسیٰ نے حیرانی سے اپنے سے پانچ سال چھوٹی کزن" کو دیکھا تھا جو انسپیکشن افسر کی طرح ناک چڑھائے اس سے پوچھ رہی تھی۔

ایسے ہی میرا دل نہیں چاہ رہا تھا پر تمہارا تو برتھڈے ہیں نا تم جاؤ انجوئے کرو"وہ اسکا " برتھڈے سپوئل نہیں کرنا چاہتا تھا اگر اندازہ ہوتا کہ یہ لڑکی موسیٰ کی زندگی ہی سپوئل کردے گی تو وہ دم دبا کر بھاگ جاتا۔

مجھے باہر مزہ نہیں آرہا سب میرا منہ گندہ کرتے رہتے ہیں اب اگر میں وہاں گئی تو وہ گندی انٹیاں جو ممی کے پیچھے تو آنکھیں دکھاتی ہیں وہ جھوٹ موٹ کا۔۔۔آاا آپ بیٹا کتنی پیاری ہو کہ کر میرا منہ گندہ کردینگی"وہ بقاعدہ انٹیوں کی نقل اتار کر بولتی موسیٰ کو ہں سننے پر مجبور کر گئی تھی۔

آپ ایک جادو دیکھنگے"۔ہنستے ہوا موسیٰ کو اسکی بات پر حیرانی ہوئی تھی۔ "

اوکے دکھاو میجک"موسیٰ کا پرمٹ پاتے ہی وہ اتر کر اندر کی طرف بھاگی تھی موسیٰ کے " وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کیا دکھانے والی ہے۔

وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں نمک تھا۔

دکھیں اب میں یہ نمک اپنی زبان پر رکھنگی اور میجکل ورڈز بولونگی تو میری زبان پر ببلس بن جائیں گے "

نمک سے کیسے ببلس بنینگے ؟؟" وہ حیران ہوا۔"

اٹس میجک "اسکے بعد واقعی وہی ہوا جو وہ کہہ رہی تھی نمک زبان پر رکھتے ہی وہ ببلس " بنے جو کولڈ ڈرنک میں بنتے ہیں۔ اسکے بعد اسنے ایک دوسرا اپیکٹ موسیٰ کی طرف بڑھایا موسیٰ نے بھی نمک زبان پر رکھا بٹ۔۔۔ نو میجک۔۔ ایک بار دو بار نا جانے کتنی بار نمک رکھا پر ببلس نے نہ بننے کی قومی شپت کھائی تھی آخر وہ جھنجھلا گیا۔

موسیٰ کو یوں جھنجھلاتا دیکھ کر امیال ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی اس کے جانے کے بعد موسیٰ کو شک ہوا تھا کہ نمک میں تو کوئی فرق نہیں تھا اس کے بعد موسیٰ نے ہر قسم کا نمک کو زبان پر رکھا تھا یہاں تک کہ نمک چکھ چکھ کر اس کی حالت بری ہو گئی تھی لیکن نمک سے ببلس بننا تو جیسے ایک معمہ بن گیا تھا آخر وہ تنگ آکر امیال کے پاس پہنچا تھا تاکہ آخر یہ نمک کا راز تو کھلے اور اس کے پوچھنے پر جو جواب امیال نے دیا تھا اس نے موسیٰ کا دماغ بھک سے اڑا دیا تھا۔

اُرے وہ۔۔۔وہ نمک تھوڑی تھا وہ تو وہ تھا جب بابا کے ٹُمی میں درد ہوتا ہے نہ تو ممی" اٹھے یہ پانی میں ڈال کر دیتی ہیں۔۔کیا کہتے ہیں اسے۔۔۔ہاں ہاں یاد آیا۔۔۔اینو ۔۔۔اینو کہتے ہیں اسے "موسیٰ کا دل کیا ایک تھپڑ اس کے منہ پر لگائے کل سے نمک چکھ چکھ کر اسکا حال برا ہو گیا تھا اور آج وہ کتنے مزے سے کہہ رہی تھی وہ نمک تھوڑی تھا۔

. . . .

یاد کر کے موسیٰ نے جھرجھری لی تھی۔

دھوکہ نہیں تھا میری معصومیت تھی آپ کو اداس نہیں دیکھا گیا تھا لیکن نہیں موسیٰ " کے ساتھ نیکی تو گناہ ہے گناہ "تڑ سے بولتی موسیٰ کو ڈرا گئی تھی۔

یہ۔۔یہ تم نا بات بات پر ڈرایا مت کرو مجھے اور میں دس بار بھی یہی بولوں گا وہ " ۔۔۔۔دھوکہ تھا دھوکہ۔۔"چبا چبا کر لفظ ادا کرتے آج پہلی بار موسیٰ نے سہی کا پنگا لیا تھا امیال سے۔

موسیٰ۔۔۔۔"خونخوار تیوروں سے اسے گھورتی اس سے پہلے موسیٰ بدر امیال موحسن" کے ہاتھوں شہید ہوتا وہ بھاگ کر کمرے سے نکلا تھا،اور پیچھے سے دغا باز دھوکے باز کا نارا

مارنا نہیں بھولا تھا۔ کمرے میں موجود امیال جو اسکو کچا کھا جانے والے تیوروں سے گھور رہی تھی۔اسکو بھاگتا دیکھ کر بے اختیار ہنسی تھی۔

خیر دھوکہ تو وہ تھا"۔ ہنستے ہوئے دل میں سوچا تھا۔"

....

افطار کب ہوگا موسیٰ" وہ کوئی دسویں دفع یہ سوال دوہرا رہی تھی۔اب موسیٰ اسکے " برابر میں بیٹھنے پر سہی معنوں میں پچھتایا تھا۔

کل سے روزہ نہ رکھنا تم۔۔۔یہ نہیں ہو رہا دعا مانگ لو بلکہ افطاری کی پڑی ہوئی ہے"

"آج تو موسیٰ گویا ٹھان کے بیٹھا تھا امیال کے سامنے صرف سچ بولنا ہے۔

آپ کو کیا پتا۔۔۔ہنہ" وہ تنک کر بولی۔ "

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں مجھے کیا پتا میرا روزہ تھوڑی ہے" امیال نے حیرانی سے اسکی شکل دیکھی کچھ زیادہ" ہی نہیں بول رہے یہ اور اگلے لمحہ امیال کی ہیل نے موسیٰ کے پیر پر پڑ کر موسیٰ کو اس بات کا احساس دلایا تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ ہی بول چکا ہے۔

اتنے میں اذان شروع ہو گئ تھی اور احد نے ہر وہ چیز کھانے کی قسم کھائی تھی جس پر غلطی سے میرال کا ہاتھ پڑ جاتا۔

ڈائینگ پر موجود احد اور امیال واحد روزے دار لگ رہے تھے پوری طرح افطاری پر ٹوٹے آس پاس سے بے خبر۔

نظروں کا ارتکاز محسوس کر کہ ہاتھ روکا تھا نظر گھما کر آس پاس دیکھا تھا سارے لوگ افطاری سے ہاتھ روک کر ان دونوں کو دیکھنے میں مگن تھے۔ جس پر تھوڑی سی شرمندگی محسوس کر کے وہ دونوں انسانوں کی طرح کھانے لگے تھے۔

. . . .

"نہیں تو ندیدوں کی طرح کھاتے شرم تو نہیں آئ ہو گی ارے میں پوچھتی ہوں کہ کیا کھانا نصیب نہیں ہوا ساری زندگی، اللّٰہ کی امان مطلب ایسی ہوتی ہے بھلا ایک دن کی دلہن نہ کوئی شرم نہ کوئی حیا بس سیدھے ٹوٹ پڑی افطاری پر مجھے تو اس بات کی فکر ہے کہ کیا سوچتا ہو گا موسیٰ"۔ غزل محسن اسے پھٹکارتے ہوئے بلکل بھی غزل نہیں لگ رہی تھیں ۔

غزل محسن وہ واحد شخصیت تھیں جنسے امیال محسن پنگے ذرا کم ہی لیتی تھی۔

"ارے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں موسیٰ امیال کے معملہ میں عقل سے بے بہرہ ہے آپ کا چہیتا داماد اسے کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر سکتا" موبائل پر جھکے احد نے لقمہ دینا ضروری خیال کیا تھا۔

موسیٰ جو باہر کھڑا مزے سے چچی کو امیال کے لتّے لیتا سن رہا تھا احد کی بات پر تلملایا تھا ۔لیکن اگلے ہی لمحہ دل میں ٹھنڈ اتر گئ تھی۔

"تم تو شکر کرو کہ اسنے اپنی اتنی پیاری بہن کی شادی کروادی تم سے ورنہ کس نے دینی تھی تمہیں لڑکی یہ منہ اور مصور کی دال ہنہ"۔انھیں سیکنڈوں میں اپنے بیٹے کو سیدھا کرنا آتا تھا۔

"امی۔۔۔وہ صدمہ زدہ سارہ گیا تھا۔امیال جو دروازہ کھول کر بھاگنے کی تیاری میں تھی دروازہ سے باہر کھڑے موسیٰ کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھی تھی اور موسیٰ بیچارہ اس سے جان بچانے کے لئے بھاگا تھا۔لیکن خیر موسیٰ کب جیتا تھا امیال سے بیچارہ اسکے ہاتھ لگ ہی گیا تھا۔

بڑے دانت نکل رہے ہیں ہاں بہت مزہ آ رہا ہے نا آپکو" بقاعدہ اس معصوم کو گریبان " سے پکڑے بول رہی تھی۔

چھوڑیں چھوڑیں میرا کالر بندہ جگہ کا ہی لحاظ کر لیتا ہے" وہ سٹپٹا کر بولا تھا ساتھ ہی ادھر " ادھر بھی دیکھا تھا کہ کہیں عزت کا کچرہ نہ ہو جائے۔اور ٹھیک اسی وقت ڈسپلن دادی وہاں آئی تھیں اور یہ امیال ٹریک چینج کر کہ فرمانبردار بیگم کے روپ میں آئی تھی۔

ہاں تو موسیٰ آپ ریسٹ کریں نہ ہمارا ساتھ میں پہلا رمضان ہے اور اب تو روزے ہی" کتنے رہ گئے ہیں نہ" دونوں ہاتھوں سے اسکا کالر ٹھیک کرتی وہ سراپہ محبت لگ رہی تھی ۔موسیٰ تو اس کی اداکاری پر عش عش کر اٹھا بیوی نہیں تھی پورا کا پورا پرو میکس ویل شو تھی۔

ہاں بھئی برخوردار کیا تکلیف ہے تمہیں کیوں ستا رہے ہو ہماری پوتی کو" دادی نے سخت" تیوروں سے گھورتے پوچھا تھا۔

موسیٰ نے منہ بنایا تھا ہاں اسے تو جسے ابّا میلے سے لائے تھے نا۔

کوئی تکلیف نہیں ہے دادو میں بس کمرے میں ہی جا رہا تھا" سر جھٹک اسنے اپنی جان بچای تھی۔

دونوں دادی پوتی کے ہاتھ لگ کر زندہ بچ جانا کوئی مذاق تھوڑی تھا اور نہ ہی موسیٰ کوئی پاگل تھا کہ بحث کر کہ خود کو تختَ دار پر کھڑا کر دیتا۔

. . . .

وہ تمام لوگ اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے جب ڈسپلن دادی نے اسکول میں نوٹس بورڈ پر لگے نوٹس کو پڑھنے کے سے انداز میں خبر نشر کی تھی۔

دلاور اور مہرین پاکستان آرہے ہیں دلاور کہہ رہا تھا عید پاکستان میں کر کے ہی جائیگا " "دادی نے اپنے بھتیجے اور انکی بیٹی کا ذکر کیا تھا۔

رئیلی دادی مہرین آرہی ہے" احد کے منہ سے نکلے جملے نے میرال کا لیٹرز کے حساب " سے خون جلایا تھا۔ یہاں تک تو پھر بھی خیر تھی پر اسکے اگلے جملے نے امیال محسن کو بھی جلا کر راکھ دیا تھا۔

"کیوں موسیٰ تمہیں یاد ہے جب ہم لاسٹ ٹائم اسے اپنے ساتھ مووی دکھانے لے کر گ ئے تھے او مائی گاڈ کیا تفریح آئی تھی باس وہ لڑکی تو صحرا میں بھی جان ڈال دیتی ہے۔

موسیٰ کی طرف دیکھ کر اس سے تائید چاہی تھی۔"

"ہاں واقعی یو نو واٹ ڈیڈ جس طرح وہ بات کرتی ہے۔۔۔اف بھئی اتنے پولائٹلی اتنی نرمی سے۔۔۔۔شی از اوسم "موسیٰ کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ وہ اپنے لئے خود ہی گڑھا کھود رہا ہے۔

"ابھی میں آپ کا اوسم اور نرمی نکالتی ہوں "دل ہی دل میں موسیٰ کا بھوسہ بناتی وہ بڑبڑائی تھی۔

موس بدر کا تو اب اللہ ہی حافظ تھا۔

www.novelsclubb.com

. . . .

وہ بیڈ پر نیم دراز گود میں لیپ ٹاپ رکھے آفس کا کچھ کام کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً سائیڈ میں رکھے ڈرائی فروٹس اور اورینج جوس پر بھی ہاتھ صاف کر رہا تھا۔

سامنے امیال گھڑیال کی طرح دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھی جب ذہن میں ایک دم سے آتے خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے رک کر موسیٰ کی جانب دیکھا۔

موسیٰ "وہیں کھڑے کھڑے اسے پکارا تھا۔"

ھمم "جوس کا سپ لیتے ھنکار بھرا تھا۔"

ہم ہنی مون پر چلیں "جوس دھار کی صورت اس کے منہ سے باہر آیا تھا اور اس نے" امیال پر ایسی نگاہ ڈالی تھی جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

کیا۔۔۔کیا کہا تم نے کہاں چلنا ہے "ھونقوں کی طرح منہ کھولے سوال دوہرایا تھا۔"

ہنی مون پر چلتے ہیں نا عید وہی کر لینگے "موسیٰ تو موسیٰ پر یہ کہتے وقت اسے خود بھی بہت" عجیب لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگتا ہے تم نا تھک گئی ہو بہت یوں کرو امیال تھوڑی دیر ریسٹ کر لو "طنز کرتا وہ لیپ" ٹاپ لے کر بالکنی میں چلا گیا تھا۔

پیچھے امیال نے احتجاج کے طور پر تکیہ اٹھا کر دیوار میں دے مارا تھا۔

. . . .

کیوں بہت نہیں خوش ہو رہے تم اس پر کٹّی کے آنے کا سن کر "کب سے جلتے توے " پر بیٹھی میرال نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

ہاں بلکل خوش ہو رہا ہوں فائینلی مہرین آ رہی ہے خوش ہونا تو بنتا ہے نا۔۔۔آفٹر آل جب " تم مجھے گھاس بھی نہیں ڈالتی تھی نا اس وقت ان کڑے وقتوں میں مہرین نے میری بہت ہمت افزائی کی تھی "جلتی ہوئی بیگم کو مزید جلایا تھا .

کیا۔۔کیا ہمت دلائ. تھی ہاں۔۔۔۔کہیں کوئی وعدے وغیرہ تو نہیں کی ئے تھے "وہ " مشکوک ہوئی اور خود ہی احد کو آئیڈ یا دے بیٹھی۔

یار میرال تم تو بہت سمجھدار ہو مجھے تو لگتا تھا تم میں بلکل عقل نہیں ہے لیکن نہیں یار یو " آر گریٹ۔۔۔ہاں تم نے نا بلکل سہی تکہ لگایا ہے اصل میں نہ مہرین نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ وہ نا کبھی مجھے چھوڑے گی نہیں اور پتا ہے کیا وہ تو مجھ سے دوسری شادی کرنے پر بھی تیار تھی اور۔۔۔۔۔۔۔۔"ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب میرال نے بھاں بھاں کر کے رونا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے ارے میرال میری جان، میرا دل، میری دھڑکن، میری کلیجی، میرا پھیپڑا، تم رونا" تو بند کرونا۔ "اسے تپا کر خوب مزہ آیا تھا۔

احد تم۔۔۔ تمہیں تو اللہ سمجھے احد "روتی ہوئی وہ ہمیشہ کی طرح وہاں سے بیک آوٹ کر" گئی تھی۔

پیچھے احد نے سکون بھرا سانس خارج کیا تھا دل کو سکون تو بہت ملا تھا۔ گن گن کر چار سالوں کا حساب نہ لیا نہ تو میرا نام بھی احد محسن نہیں۔

. . . .

وہ کافی دیر سے دیکھ رہا تھا کہ امیال جلے پاؤں کی بلی بنی ہوئی تھی جب بہت دیر تک بھی وہ یونہی ٹہلتی رہی تو وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اسکے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔ وہ پلٹی تو موسیٰ اسکے راستے میں کھڑا تھا یوں دونو آمنے سامنے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے؟؟ کیوں بے چین ہیں اتنی "اور سمجھو موسیٰ کے اس سوال کا ہی انتظار تھا" امیال محسن کو۔

خبر دار جو آپ ذرا بھی ذرا بھی اسکے قریب گ ئے. وہ اپکے لئے اپکی بہن ہو گی اور موسیٰ" بدر آپ اسے دیکھینگے بھی نہیں" وہ قریب ہو کر دونوں ہاتھوں سے موسیٰ کا کالر پکڑے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہی تھی۔

موسیٰ نے اسکے حاکمانہ انداز پر حیرت سے اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکا تھا پر وہاں اپنے لئے نظر آنے والی محبت دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا تھا۔

کیوں نہ جاؤں میں اسکے قریب "ہاتھوں کو سینے پر لپیٹے مشکل سوال کیا تھا۔"

کیوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کہ میں کہہ رہی ہوں "کچھ نہ سوجھنے پر بہانا گھڑا تھا۔"

موسیٰ کو وہ اس وقت کالی رات لگی تھی جسے سیاہی میں ڈوب جانے کا ڈر تھا۔

جایئے امیال بی بی ابھی میں اتنا زن مرید نہیں ہوا"مزے سے بولتا وہ مڑنے کو تھا جب" امیال اپنے بازووں کو اس کی گردن کے گرد لپیٹا تھا مانو کوئی زنجیر سی بنائی تھی۔۔۔

آپ دور رہینگے اس سے یہ بتا دیا ہے مینے۔۔۔۔کیوں کہ موسیٰ۔۔۔مہرین چلی جائیگی" رہنا آپ نے میرے ساتھ ہی ہے "اور یہ دھڑ کی آواز کے ساتھ اسکو عرش سے فرش پر پٹخا تھا۔

جانے کون سے گولے سے آئی تھی اس کی بیوی موسیٰ نے منہ بنا کر سوچا تھا۔

. . . .

صبح آنکھ کسی بہت تیز آواز کی وجہ سے کھلی تھی آنکھیں پوری کھول کر دیکھا تو آواز کا منبع تلاش کرنے میں کامیابی ہوئی تھی۔

دروازے کی طرف سے آتی آوازوں نے حیران کیا تھا کوئی دروازہ ایسے بجا رہا تھا مانو اکھاڑ کے پھینک دے گا۔

ایک نظر اپنے دائیں طرف ڈالی وہ بھی آواز کی وجہ سے اٹھ کر بیٹھی معملہ سمجھنے کی کوشش کر رہ تھی۔

کون ہے یار صبر کرو دروازہ کیا توڑ کر پھینکو گے "اسنے بیڈ سے اترتے ہوئے دروازہ " بجانے والے کو لگام ڈالنا ضروری سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کیا تکلیف ہے صبح صبح "سامنے ہی احد کی شکل دیکھ کر وہ بدمزہ ہوا تھا۔"

"ارے یار تمہیں نیند کی پڑی ہے اور وہاں دلاور ماموں مہرین اور الہ دین آگ ئے ہیں اور مہرین تمہارا پوچھ رہی ہے اب تم جلدی سے فریش ہو کر نیچے آجاؤ" وہ جلدی جلدی بول کر بھاگنے کی تیاری میں تھا جب امیال کی آواز پر رکنا پڑا۔

"بات سنو موسیٰ کی طبیعت نہیں سہی ہے جا کر بتادو اپنی اس مہرین کو ہم ابھی نیچے نہیں آ ئینگے" احد پر شدید غصہ آیا تھا بھائی نہیں تھا بلکہ قصائی تھا نہ شرم تو چھو کے نہیں گزری بہن کے شوہر کو بولانے آیا تھا وہ بھی کس لئے دل کیا ایک لگائے جا کر لیکن پھر خیال آیا اس کا معملہ غزل کے ہائی کورٹ میں بھیج دے گی وہاں کی سزایں تو ویسے ہی سخت ہوتی ہیں ۔

کیا ہوا ہے اسے بلکل ٹھیک ٹھاک تو کھڑا ہے "دل کیا منہ توڑ دے اپنے ہی بھائی کا۔"

"پہلے تم یہ بتاو تم بات کیسے کر رہے ہو موسیٰ سے تمہیں نہیں بتایا امی نے بہنوئ سے کیسے بات کرتے ہیں کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے "موسیٰ اسکے انداز پر عش عش کر اٹھا یہ تو حال تھا یہاں خود بے شک شوہر کو ڈرا ڈرا کر مار دو لیکن کوئی اور کچھ نہ بولے۔

اچھا بھئی معاف کر دو غلطی ھو گئی پیارے بہنوئی آپ اس معصوم بچے کو معاف کر دیجیے گا" "احد کو اندازہ ہو گیا تھا کہ امیال ابھی کسی حال میں بھی موسیٰ کو جانے نہیں دے گی اسلئے وہ اپنی جان چھڑا کر بھاگا تھا۔

واہ یار تم تو پرو میکس ویل ہو گئی ہو ڈرامے کرتے کرتے" دروازہ بند کر کے اپنی جگہ پر لیٹتے ہوے موسیٰ نے امیال کا خون جلایا تھا۔

واٹ ایور "ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بول کر واپس سونے کی کوشش کی تھی" پر دماغ مہرین بحرین کے گرد ہی گھوم رہا تھا۔

. . . .

السلام و علیکم !"بلند آواز میں سلام کرتا وہ وہیں ماموں کے پاس ٹکا تھا۔ "

والیکم السلام۔۔۔۔ جیتے رہو خوش رہو کیسے ہو بھئی برخوردار "ماموں اور احد باتوں میں " لگ چکے تھے۔ جب احد کی نظر میرال پر پڑی جو ابھی ابھی کمرے سے نکل کر آئی تھی۔

اور یہ احد محسن کا شو ٹایم شروع۔

آپ لوگوں نے بہت وقت بعد چکر لگایا اس بار ہیں نے توسب کو خاص کر مہرین کو بہت یاد کیا" میرال کی آمد سے انجان بناوہ کہہ رہا تھا۔

"That's so sweet of you ahad "

ہمنے بھی تمہیں اور موسیٰ کو بہت یاد کیا اس بار تم دونوں کی کمپنی ہماری باتیں آل اس امیزینگ" وہ پراعتماد انداز بولتی زہر لگ رہی تھی پوری۔

"ہاں یہ تو سہی کہا تم نے واقعی موسیٰ اور میں نے بھی بہت مس کیا تمہیں اور خاص کر تمہارا یہ ہم بہت مس کیا میں نے" اسکی بات پر مہرین بے اختیار آتی ہنسی کو روک کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

موسیٰ کدھر رہ گیا احد؟؟"متلاشی نگاہیں دوڑا کر سوال کیا تھا۔"

"ارے یار اسکی کچھ طبیعت سہی نہیں۔۔۔۔۔لیکن تم فکر نہ کرو وہ آجایگا تھوڑی دیر میں" وہ دونوں ایک کے بعد ایک باتیں کر رہے تھے اور خاموشی سے یہ منظر دیکھتی میرال کو رونا آیا تھا وہ منہ چھپا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

. . . .

www.novelsclubb.com

سارے لوگ لاونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب موسیٰ اندر آیا تھا صبح جب تک وہ باہر آیا تھا سارے لوگ آرام کی غرض سے اندر چلے گئے تھے اس لئے باقی سب سے سے اسکی ملاقات ابھی ہو رہی تھی۔وہ سلام کر کے اندر کی جانب جا رہا تھا جب مہرین نے اسکا راستہ روکا تھا۔

کدھر گم ہو ہیرو ہم صبح سے انتظار کر رہے ہیں کہ موسیٰ باہر آئیگا پر موسیٰ تو بھئی شادی " کے بعد پرایا ہو گیا ہے "وہ بے نیازی سے بول رہی تھی۔

نہیں یار ایسی بات نہیں ہے اصل میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ابھی اسنے کچھ بولنے کے لئے " منہ کھولا ہی تھا کہ نظر سخت چتونوں سے گھورتی امیال پر پڑی اور ایک سیکنڈ میں ہی اسنے اسکی بات یاد کر کہ نظریں جھکائ تھیں۔

موسیٰ تم تو شادی کے بعد واقعی بدل گئے ہو یار اب تم نظریں جھکا کر بات کرتے ہو واہ" بھئ واہ۔۔۔اچھا چلو ادھر تو آؤ"موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اسکو صوفے کی طرف لے کر گئ تھی

۔

موسیٰ کا دل تو سہی معنوں میں ہولا تھا اگر امیال نے دیکھ لیا تھا تو پھر اب خیر نہیں تھی کیوں کہ بلاوجہ کا غصہ تو وہ مہرین پر نہیں اتار سکتی تھی شہادت تو موسیٰ کو ہی ملنی تھی۔

"اب اس میں میرا کیا قصور تھا یہ بتانا پسند کرینگی آپ" جب سے وہ لوگ کمرے میں آئے تھے وہ مستقل موسیٰ کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"یہ۔۔۔۔۔۔یہ تھا آپکا قصور" ہاتھ سے پکڑ کر آئینے کے سامنے کھڑا کر کہ اسکے چہرہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"یار امیال یہ چیٹنگ ہے میرا کوئی قصور نہیں تھا" وہ خفا خفا سا کہتا بیڈ پر گرا تھا پھر ایک نظر امیال پر پڑی جو خفا خفا سی بیٹھی تھی تیور بھی ناراضگی والے ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

موسیٰ نے ایک بے بس نگاہ آسمان کی طرف ڈالی اور ہمت کر کے اٹھا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا بیٹھ تو گئی تھی پر تیور اب بھی وہی تھے موسیٰ نے خاموشی سے اسکو اپنے ساتھ لگایا تھا اسنے لمحہ کی دیر کئے بنا اسکے بازوؤں میں خود کو چھپایا تھا۔

موسیٰ مسکرایا تھا ایک بات تو طے تھی امیال زندگی میں کبھی بھی موسیٰ کو نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ابھی ان لمحات کو کچھ منٹ ہی گزرے تھے جب انکو اپنے کمرے کے اندر سے آوازیں سنائی دیں تھیں۔

دونوں نے فوراسیدھے ہو کر ادھر ادھر دیکھا تھا جب بیڈ ہلتا ہوا محسوس ہوا امیال دی کراٹے لیڈی موسیٰ کے پیچھے چھپی تھی۔اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر کے وہ جھٹکے سے نیچے بیٹھ کر بیڈ کے نیچے دیکھ رہا تھا اور جو بیڈ کے نیچے دکھا تھا اسے دیکھ کر موسیٰ کا میٹر ساتوین آسمان پر پہنچا تھا ہاتھ سے پکڑ کر اسے باہر نکالا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو"سخت تیوروں سے گھورتے پوچھا تھا۔امیال تو ابھی تک صدمہ میں ہی تھی۔

میں آیا نہیں تھا وہ میں نا راستہ بھٹک گیا تھا معصوم چہرہ بنا کر بولا گیا تھا۔

اچھا اور راستہ بھٹک الہ دین سیدھا بیڈ کے نیچے پہنچا تمہیں کیا میرا بیڈ چراغ نظر آرہا تھا"

"موسیٰ کا پورا موڈ غارت ہوا تھا۔شادی کے بعد سے پہلی بار تو محسوس ہوا تھا کہ امیال اس کی بیوی ہے لے کر ساری فیلنگ تباہ کر دی۔

امیال نے مسکراہٹ دبائی۔

بیٹا تو الہ دین نہیں بے دین لگ رہا ہے مجھے "اسکے جل کر کہنے پر امیال کھلکھلا کر ہنسی تھی"

اور موسیٰ اسکی ہنسی میں کہیں کھو سا گیا تھا۔

محبت نے رنگ دکھانا شروع کر دیا تھا۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ کس پر کس کا رنگ چڑھتا ہے

اور

کس کو محبت اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔

. . . .

آج اسکو سہی معنوں میں پریشانی ہوئی تھی تین دن ہو گئے تھے لیکن میرال کی جانب سے کوئی رسپونس ہی نہیں زندگی ایک دم ٹھنڈی محسوس ہونے لگی تھی جیسے ہر سال فواد چوھدری اور مفتی منیب ار رحمان کی لڑائی دیکھنے کی ایسی عادت لگی ہے کہ اب اسکے بنا زندگی ایک دم ٹھنڈی لگتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ادھر ادھر ٹہل کر ہر اس خیال پر غور کیا جس سے میرال کو واپس زندہ کیا جاسکے اور پھر ایک دم کلک ہوا دماغ میں اور احد کے چہرہ پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی شیطان قید تھا نااحد تھوڑی قید تھا۔اسکا منصوبہ واقعی شیطانی تھااس پر میرال نہ بولتی یہ ایک ناممکن سی بات تھی۔

. . . .

آر یو سیریس موسیٰ وہ واقعی تمہارے بیڈ کے نیچے تھا"احد کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں " تھی۔

نہیں تو اور کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں،اور سامنے سے کہتا ہے موسیٰ بھائی راستہ بھٹک" گیا تھا۔

یااللہ کیا چیز ہے یہ بچہ ؟؟بچہ ہے بھی یا آفت کی پڑیا ہے"وہ مستقل ہنس رہا تھا۔ "

اللہّ جانے کیا ہے لیکن میری جان تو چھڑواؤ اس بلا سے موسیٰ شدید بے زار ہوا تھا۔اور" اسی وقت ان دونوں کی نظر ڈیکوریشن پیس کے پیچھے چھپے الہ دین پر پڑی تھی۔موسیٰ کا دل کیا منہ ہی توڑ دے اس بچے کا۔

بچہ تو من کا سچا ہوتا ہے یہ بچہ تو بچوں کے نام پر ایک دھبّہ تھا اور ٹھیک اسی وقت احد کے دماغ میں ایک بجلی سی کوندی تھی۔

اور پھر وہی ہوا جو احد چاہتا تھا۔

. . . .

ہیلو بیوٹفل لیڈی" وہ لان میں بیٹھی اپنا پسندیدہ ناول پڑھنے میں مگن تھی جب الہ دین " اس کے برابر میں آکر بیٹھا تھا۔اسنے نظریں گھما کر اسے دیکھا پھر ایک ہاتھ سے اسکے بال بگاڑتی اسے ہیلو کہا تھا۔

مجھے نہ آپ کو کچھ بتانا ہے" تھوڑا جھجھکتے ہوئے اسنے اپنی بات مکمل کی تھی۔"

میرال کو حیرت ہوئی تھی سامنے سے دیکھنے میں تو وہ انتہا کا معصوم لگتا ہے لیکن جو اسکا انداز تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں کہو کیا کہنا ہے" لہجہ کو ممکن حد تک میٹھا بناتے پوچھا تھا۔"

پر الہ دین کے اگلے لفظوں نے اسے تپش دلایا تھا۔

وہ نہ میں ں نے احد بھائی کی باتیں سنیں تھیں۔۔وہ نہ اپنی دوست سے کہ رہے تھے کہ " میرال کا سرپرائز کینسل کردو اب وہ بات تو کر نہیں رہی سرپرائز کا کیا فائدہ "مزے سے میرال کے علم میں اضافہ کیا تھا اور میرال بی بی ایک جھٹکے سے اٹھیں تھیں۔

. . . .

آج اسے اور موسیٰ کو موسیٰ کے ایک دوست کے گھر افطار پر جانا تھا۔اپنے اور موسیٰ کے کپڑے ریڈی کر کہ وہ موسیٰ کو دیکھنے باہر آئی تھی ابھی وہ لاؤنج تک پہنچی بھی نہیں تھی جب موسیٰ کی آواز پر اسکے قدم رکے تھے۔

مہرین لیسن !آئی ایم سوری بٹ پلیز ڈونٹ مائنڈ آج میں اور امیال ہم دونوں کی " کمٹمنٹ ہے میرے ایک دوست کے گھر جانا ہے ہم نے افطار پر "اس سے زیادہ صاف لفظوں میں انکار نہیں کر سکتا تھا اب وہ۔

پر موسیٰ امیال تو یہیں ہے بیوی ہے تمہاری پر ہم تو کچھ دنوں میں چلے جائینگے نہ پلیز " موسیٰ چل لو نا"مہرین کی بات پر امیال کا دماغ گھوما تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوری مہرین بٹ موسیٰ از رائیٹ ہم آج بلکل بھی فری نہیں ہیں کل ہم دونوں ہی فارغ ہونگے تو ٹھیک ہے نا پھر ہم سارے کل چلتے ہیں جہاں بھی آپ کو جانا ہے" مزے سے کہ کر وہ موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی طرف چل دی تھی۔

کمرے میں آکر اسکا ہاتھ چھوڑتے ہی خونخوار تیوروں سے اسے گھورا تھا۔

"ایک بات بتائیں آپکا یہ ہر کسی سے اتنی عزت سے بات کرنا ضروری ہے کیا موسیٰ" یعنی اب اس میں بھی قصور موسیٰ کا تھا۔

"معاف کردو یار۔۔ہاں ٹھیک ہے میں نے مان لیا میری ہی غلطی ہے اب پلیز تیار ہو جاؤ جا کر" موسیٰ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیے تھے۔

وہ اسے گھورتی ہوئی ڈریسر کی جانب بڑھ گئی تھی۔موسیٰ نے بے اختیار شکر ادا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

. . . .

"کونسا سرپرائز دینا تھا تمہیں مجھے" وہ تیر کی طرح سیدھے اسکے سر پر پہنچی تھی۔

"کونسا سرپرائز" وہ انجان بنا تھا۔

وہی جس کے بارے میں الہ دین سے پیغام بھجوایا تھا" وہ بھی دوبدو بولی تھی۔ "

احد اس کے جواب پر جزبز ہوا تھا۔

احد محسن میر ال بدر بلکل بھی ارزاں نہیں ہے" وہ خطرناک تیوروں سے گھورتی جانے" لگی تھی جب احد کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔

جلدی سے ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا تھا۔

وہ ایک دم آتما کی طرح ہلکی ہوتی اس کے سینے سے آلگی تھی۔

آئی ایم سوری" اسکو سینے سے لگائے ہوئے ہی بولا تھا۔ احد محسن میر ال بدر پر کومپرومائز" نہیں کر سکتا تھا۔

اثاثوں پر بھلا کون سمجھوتا کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ستائیں گے نہیں اب" وعدہ لینے کے لئے ہتھیلی پھیلائے وہ بول رہی تھی جب احد نے" زور سے اسکا ہاتھ موڑا اور وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھی نظر سامنے کھڑی مہرین پر پڑی جو اسکا ہاتھ دبائے کھڑی تھی۔

یعنی وہ خواب دیکھ رہی تھی دل کیا زور کا چانٹا مہرین کے جڑ دے۔۔ہائے کتنا حسین خواب تھا لے کر جگا دیا۔

وہ ابھی بھی خواب میں ہی جی رہی تھی حقیقت میں اسکو مہرین واپس لائی تھی۔

میرال ڈیئر ہمیں پلیز یہاں کے بیسٹ کیفے کا بتادو" وہ جھنجلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی" جیسے کہ بڑی جلدی تھی اسے۔

تم ایسا کرو احد سے پوچھ لونا" میرال نے بھی تنگ کر جواب دیا تھا۔"

ارے ہاں سوری ہمیں پتا نہیں خیال نہیں آیا اور احد سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے احد" ہی تو ساتھ جا رہا ہے ہم افطار کر کہ ہی گھر آئینگے" اور یہ میرال کی نیند اور روزے کا احساس دونوں ایک ساتھ اللہ کو پیارا ہوا تھا۔ وہ بھاگ کر واش روم گئی تھی دو منٹ بعد ہی منہ دھو کر بالوں پر کیچر لگائے مہرین کو جہنم میں بھیج کر باہر بھاگی تھی۔

باہر وہ کار میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ جب ایک دم کسی نے فرنٹ سیٹ کا گیٹ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ نظریں گھمائے بغیر بھی وہ جانتا تھا کہ اس کے برابر میں اس وقت میرال بیٹھی ہے۔

لبوں پر آتی مسکراہٹ کو بڑی مشکل سے اندر اتارا تھا۔میرال نے مسکراہٹ چھپانے کے لئے رخ کھڑکی کی طرف کر لیا تھا اب ان دونوں کو ہی یاد نہیں تھا کہ مہرین کون تھی۔

مہرین جب باہر آئی تھی تو وہاں صرف ہوا میں ٹائر سے اڑی دھول تھی وہ منہ بنا کر اندر چلی گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا وقتاً فوقتاً اس پر بھی نگاہ ڈال رہا تھا۔اسے امیال سے اتنی دور کھڑے ہونے کے باوجود بار بار محسوس ہو رہا تھا جسے اس کے ارد گرد کی خواتین مڑ مڑ کر موسیٰ کو دیکھ رہی ہیں۔

لیکن وہ بار بار اپنا وہم سمجھ کر اگنور کرتا رہا جب اسکا ایک دوست ہنستے ہوئے اس کے پاس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یار موسیٰ تم تو چھپے رستم نکلے یار کانوں کان خبر نا ہونے دی تم نے "اپنے دوستوں کے " کہنے پر وہ چونکا اندر کہیں الارم ڈینجر زون بجا تھا۔

یہ وہ لوگ تھے جنہیں امیال نے موسیٰ کے عشق سے لے کر امیال کڈنیپنگ ہر چیز میں ابھی ضروری مقدار میں اضافہ کر کر کے کہانی سنائی تھی بلکہ بے چارے لوگوں کو بے وقوف بنایا تھا۔

تم تو بھئی بھابی پر فلیٹ تھے باس" یہ وہ چند دوست تھے جو موسیٰ اور امیال کے رشتے سے" واقف تھے پھر بھی امیال کے منہ موسیٰ کا اس پر عاشق ہونا ارے ایسا ویسا عاشق ہونا کے قصّے سن کر انھوں نے تو ضبط کیا تھا۔

اور امیال کی ان کہانیوں وجہ سے وہ اچھا خاصا شر مندہ ہوا تھا۔اب اسے بس گھر جانے کا انتظار ہوتا ہے۔

. . . .

امیال تم یہ مجھے قسطوں میں زہر کیوں دیتی ہو اگر زہر دینے کا اتنا ہی موڈ ہے تو پھر ایک " ساتھ ہی دے کر مار دو" وہ بے بسی سے بولا کیوں کہ واقعی میں آج تو اسکا سہی کا مذاق بنا تھا ۔

نہیں نہ موسیٰ میں آپ سے نفرت تھوڑی کرتی ہوں جو آپکو زہر دے کر مار دوں"

۔"اسکے بولنے پر موسیٰ مسکرایا تھا۔

"ویسے بھی زہر والی موت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے میں آپکو اور بھی آپشنز دیتی ہوں پھر اپ بتائے گا کون سے طریقے سے ماروں میں آپ کو۔۔۔اسکے بعد جو طریقہ آپ فائنل کر دینگے اس پر میں عمل کر دونگی۔۔۔ نیند میں سانس روک کر مار دینا۔۔ سوتے ہوئے شہ رگ کاٹ دینا۔۔۔ سوتے ہوئے شخص کے خنجر پیٹ میں گھونپ کر مار دینا۔۔۔"وہ مزے سے انگلیوں پر گنواتی زہر لگی تھی موسیٰ کو کیا بیوی تھی اپنے ہاتھوں سے بیوہ ہونے کے طریقے سوچتی تھی۔

"اچھا اچھا معاف کر دو مجھے پتا نہیں کیسی خونخوار بیوی ملی ہے"اسکے تلملانے پر امیال نے معصومیت سے کندھے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

. . . .

وہ دونوں افطار کے بعد نزدیک ہی پارک میں آگ ئے تھے خاموشی سے ایک دوسرے کے ساتھ کو محسوس کرتے گھاس پر بیٹھے ان لمحوں کو جی رہے تھے نکاح کے بعد سے وہ یوں پہلی دفعہ باہر آئے تھے۔

جب وہاں ایک بچہ بھیک مانگنے آیا تھا ابھی احد نے اسے کچھ دینے کے لئے والٹ کھولا ہی تھا کہ سماعتوں میں اسکا بولا گیا جملہ گونجا جو احد محسن کو سہی کی آگ لگا گیا تھا۔

باجی اللہ تیرے سر پر تیرے ویر کا سایہ سلامت رکھے اپنے ویر کے سر کا صدقہ دے دے باجی" جزبات میں دعا دیتے وہ ان دونوں کے جذبات ہلا گیا تھا۔

اؤ بھائی کون ویر؟؟ کہاں کا ویر؟؟ یہ شوہر ہے میرا" میرال کو تو ماہی بے آب کی طرح لگا" تھا طعنہ۔

او۔۔ باجی اس میں امارا کیا غلطی تم دونوں اتنا خاموشی سی بیٹھا ہے کہ ام کو لگا دونوں پائی" بہن ہو۔۔۔ معاف کر دو باجی اللہ سائیں جوڑی سلامت رکھے۔۔۔۔ باجی کچھ دن میں عید ہے ہم اپنی بہن واسطے کپڑا خریدنا چاہتا ہے باجی امارہ مدد کر دو باجی" وہ لمحہ میں اپنی دعا بدل گیا تھا۔

احد نے اسے مٹھی میں کچھ پیسے دئے تھے اور اسکی پیٹھ تھپکتا ہوا میرال کا ہاتھ پکڑتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ہم اپنی خوشیوں میں اکثر لوگوں کو بھول جاتے ہیں جبکہ ہمارے دین نے ہمارے اوپر ہماری خوشیوں میں ان لوگوں کا بھی حصہ رکھا ہے۔

. . . .

الہ دین اور مہرین گھر میں بور ہو رہے تھے۔مزے کی بات یہ تھی کہ دونوں ہی بھائی بہن ایک جیسے بے وقوف تھے انہیں خود سے کبھی کوئی بات سمجھ نہیں آتی تھی۔الہ دین پورا پھپھو تھا تو مہرین پوری خالہ۔۔۔۔کچھ سمجھے۔۔۔۔نہیں سمجھے۔۔۔۔رکو سمجھاتی ہوں۔

الہ دین کی طبیعت پھپھو کی طرح فتنہ پرور تھی اور مہرین خالہ کی طرح صلح جو تھی۔

اسکا اندازہ آپ اس بات سے لگالیں کہ مہرین کے فرشتوں کو بھی نہیں خبر تھی کہ میرال اور امیال اسے دیکھ کر جوار بھاٹا کیوں بن جاتی تھیں۔اگر مہرین باجی کو ذرا بھی خبر

ہوتی تو وہ سب سے پہلے ان دونوں کو جواد سے ملوا دیتیں۔۔۔۔۔اب تم یہی سوچ رہے ہو گے کہ جواد کون؟؟۔۔ہے نہ،، سہی کہا نہ میں نے۔

جواد مہرین باجی کے خالہ کے بیٹے اور مہرین باجی کے مستقبل کی اولادوں کے ابّا تھے۔

ارے ہاں بھئی مہرین باجی نکاح جیسا تیر مار چکی تھیں۔۔۔۔۔(آپ بھی مار چکے کیا ؟؟۔۔بتائے گا ضرور)

خیر پتا تو ان سب کو بھی لگ جانا تھا۔

. . . .

تم دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی کیا"اب تک کوئی پچاسویں دفعہ یہ جملہ دہرایا تھا احد نے "

۔

www.novelsclubb.com

اب اگر ایک دفعہ بھی تمنے مجھے ڈانٹا نا تو احد قسم ہے تمہاری تم سے بات نہیں کرونگی "

۔۔۔ایک تو میرے چوٹ لگ گئ ہے دو دن بعد عید ہے اور میرا پیر زخمی ھو گیا ہے اور تم ہو کہ ڈانٹے جا رہے ہو" وہ روہانسی ہوئی تھی۔

احد اسکی اداسی دیکھ کر دھیما پڑا تھا۔

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں" وہ نرمی سے بولتے ہوئے اسے سہارا دینے کیلئے اٹھنے لگا مگر "

یہ کیا۔۔۔۔میرال نے بیڈ کو جکڑ لیا تھا۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی تم مجھ سے ناراض ہو جب تک نہیں مانو گے میں نہیں جاؤ نگی"

"احد نے حیرت سے اپنی چالاک بلی کو دیکھا تھا۔

ایک ہی غلطی کی تھی میرال نے کہ جب سب سے پہلے احد اور میرال کے رشتے کی بات) ہوئی تھی تب سے لیکر چار سال تک احد اور میرال کی کبھی نہیں بنی،ایک آگ تو دوسرا پانی ،چار سال لگے احد کو،میرال کو یہ احساس دلانے میں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے (بنے ہیں

زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ہاں شرافت سے چلو ورنہ زخم گہرا بھی ہو" سکتا ہے،کوئی انفیکشن بھی ہو سکتا ہے"ایک بار پھر اٹھتے ہوئے بولا تھا۔

نہیں میں نہیں جاؤ نگی جب تک تم وعدہ نہیں کرو گے کہ تمنے معاف کر دیا میں نہیں" جاؤ نگی"وہ بضد تھی۔

میرال۔۔۔"لہجہ سخت ہوا تھا۔"

نہیں۔۔۔اس بار نہیں احد معاف کر دو نہ آئی ایم سوری" وہ بولتے ہچکیوں سے رو دی تھی۔اسے یوں روتا دیکھ کر احد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"اچھا۔۔۔اچھا رونا بند کرو" آگے بڑھ کر اپنے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔"

شفاف پیشانی پر محبت کا مرھم رکھا تھا۔

"نہیں ہوں میں ناراض۔۔۔۔اپنی میرال سے ناراض ہو سکتا ہوں میں" اسکی پیشانی سے پیشانی ٹیکائے محبت سے کہا تھا۔۔

انھیں یوں مسکراتا دیکھ کر محبت بھی مسکرائی تھی۔

. . . .

وہ اس قدر غصہ میں تھی مانو گرم توے پر بٹھا دیا ہو کسی نے۔۔۔بس نہیں چل رہا تھا موسیٰ بدر کو سالم نگل جاتی۔۔۔میرال کب سے اسکو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ہوتے دیکھ رہی تھی۔

ایک دفعہ بس ایک دفعہ یہ دونوں سامنے آجائیں میرے "خوابوں میں ان دونوں کو کچا" چبانے کا منصوبہ ابھی سوچا ہی تھا کہ وہ دونوں سامنے سے نظر آتے دکھائی دیے تھے۔

سامنے ٹہلتی امیال پر نظر پڑتے ہی وہ وہاں سے بھاگنے کی تیاری میں تھا لیکن اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگتا اسکا کالر امیال کے ہاتھ میں آچکا تھا موسیٰ نے بے بسی سے آنکھیں میچیں ۔

شرافت سے چپ چاپ اندر چلو دونوں اور منہ سے ایک لفظ نہ نکلے" وارننگ دینے" والے انداز میں بول کر آگے بڑھی تھی سب سے آگے امیال پھر موسیٰ اور احد اور سب سے آخر میں میرال اور اسکا زخمی پیر۔

امیال جان کر نہیں کیا۔۔۔" جملہ منہ میں ہی تھا جب امیال نے سخت گھوری سے" نوازہ تھا۔

امیال۔۔۔" ایک دفعہ پھر منمنایا تھا۔"

امیال۔۔۔" تیسری دفعہ جملہ لبوں سے باہر آنے کی دیر تھی اور بس۔۔۔ یہ امیال" گھومی تھی۔

خبر دار خبر دار۔۔۔۔" خبر دار بولتی ہوئی ابھی وہ گھومی ہی تھی کہ وہ دونوں بھی ایک" دم گھومے اور انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں میرال سے ایک ساتھ بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

خبر دار۔۔۔خبر دار جو ایک لفظ بھی نکلا منہ سے تمہیں پتا نہیں ہے امیال نے منع کیا ہے"

"اپنا سارا کارنامہ میرال کے سر ڈالا تھا جو ہونق بنی ان دونوں کو گھور رہی تھی۔امیال نے مسکراہٹ دبائی تھی۔اتنے میں کمرہ بھی آ گیا تھا۔

آخر جب میں نے منع کیا تھا تو آپ گ ئے کیوں تھے موسیٰ"وہ موسیٰ سے سخت خفا" تھی۔

ہوا در اصل یہ تھا کہ احد موسیٰ کو زبردستی مہرین کی افطار پارٹی میں لے گیا تھا۔اور ہماری (پیاری امیال کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ موسیٰ نے اس کی نافرمانی کی

ہیں نے منع بھی کیا تھا بہنوئی جی کو"احد نے بھی کندھے اچکا کر سارا ملبہ موسیٰ پر گرایا تھا" ۔اس کے الزام پر موسیٰ تڑپ کر سیدھا ہوا تھا۔

امیال قسم لے لو میں نہیں جا رہا تھا پتا ہے اس نے مجھے۔۔۔زن مرید بولا"موسیٰ بدر نے جس انداز میں احد کی شکایت کی تھی وہی بہت تھا اور اس پر مزید یہ کہ اسنے امیال کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھا تھا۔

یہاں پر چوٹ لگاتا ہے یہ "معصوم سے انداز میں کہتا وہ احد کی گردن کے گرد گھیرا تنگ کر گیا تھا۔

اور ویسے بھی مہرین کا نکاح ہو چکا ہے "اس نے ایک اور انکشاف کیا۔"

اب امیال کی توپوں کا رخ موسیٰ سے احد کی طرف ہو چکا تھا۔

اللہ ہی بچا سکتا تھا احد کو اب امیال محسن سے

. . . .

موسیٰ اور وہ عید کی شاپنگ کے لئے مال گئے تھے اور سب سے بڑھ کر امیال کو اپنے ریسیپشن کے لئے ڈریس لینا تھا۔

امیال کے سامان کے بعد موسیٰ اپنا سامان لینے میں مصروف تھا جب امیال کی نگاہ ایک انٹی پر پڑی جو کب سے اسے گھور رہی تھیں وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ انٹی کے پاس پہنچ گئی

www.novelsclubb.com

موسیٰ شاپنگ سے فارغ ہوا تھا تو نظر سامنے امیال پر پڑی جو جوش و خروش کے ساتھ ایک انٹی کا سکون تہ و بالا کرنے میں مصروف تھی۔

موسیٰ کو یاد تھا کہ ایسی ہی ایک انٹی اسکو ہر شادی پر کہتی تھیں کہ اگلا تمہارا نمبر ہے اور امیال چڑ جاتی تھی

پھر ایک دن ایک انتقال پر وہ انٹی بھی آئی تھیں تب امیال نے ان سے بڑے مزے سے کہا تھا اگلا آپ کا نمبر ہے وہ آنٹیوں سے ایسے ہی بدلے لیا کرتی تھی اور اب ان آنٹی کا نمبر تھا۔

رات کو چاند کی خبر ملتے ہی ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی

اب عید کے چاند کے ساتھ ایک نئی ابتداء ہونی تھی۔

. . . .

مہرون رنگ کی گھیر دار فراک میں ملبوس دونوں ہاتھوں کو مھندی سے بھرے ان پر چوڑیاں پہنے وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی موسیٰ کا دل بار بار پٹڑی سے اتر رہا تھا۔

اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے آج وہ اعتراف کر رہا تھا۔

" آپ میری بیوی ہیں امیال اور میں کہوں یا نہ کہوں آپکا میری زندگی میں بہت خاص مقام ہے، زندگی میں بہت سے لمحہ آتے ہیں لیکن کچھ لمحہ بہت خاص ہوتے ہیں جانتی ہیں

میرے لئے وہ لمحہ کونسا تھا جو بہت خاص تھا جس نے مجھے قید کیا تھا"ایک نظر اسکے چہرہ پر ڈالی گلنار ہوئے چہرے پر حیا کے رنگوں کے ساتھ ساتھ سوالیہ تاثرات بھی تھے۔

جب ایک حسین صبح میری آنکھ کھلی تھی اور آپ میرے کندھے پر سر رکھے میرے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے سو رہیں تھیں وہ لمحہ حیات تھا"اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے آج وہ امیال محسن کو حیران کر رہا تھا اسے موسیٰ بدر کی محبت کا ذائقہ چکھا رہا تھا۔

یہ عید راہوں میں ملنے والوں کو دل کا راہی بنا گئی تھی۔

. . . .

اپنا لھنگا پھیلا کر بیڈ پر بیٹھی وہ اب بے زار ہوئی تھی جب اسی وقت دروازہ کھول کر احد اندر آیا تھا سفید شلوار قمیض پر ڈل گولڈن کی شیروانی پہنے وہ آج سچ میں بجلیاں گرا رہا تھا۔ نظر سامنے بیڈ پر ڈل گولڈن کلر کے لھنگے میں ملبوس اپنی بیوی پر پڑی تھی۔

وہ اس کے برابر میں بیٹھ کر دل کو یقین دلا رہا تھا کہ محبت خالص ہو تو لاحاصل نہیں ہوتی۔

مھندی رچے اسکے ہاتھوں پر لب رکھتا آنکھوں میں جذبات کا طوفان لئے وہ میرال کو کانپنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ایک شہزادی تھی سرد مزاج کہانی میں

ایک شہزادہ تھا جو دل سے اس پر مرتا تھا۔

....

😋 😜 چلیں بھاگیں اب پرائوسی بھی آخر کوئی چیز ہوتی ہے۔

(ختم شد)

www.novelsclubb.com